کی سرکوبی ہوگئی۔ سید صاحب نے ۱۸ ویں صدی کے وسط میں مؤرخانہ شہادت سے ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں کو کتنا اخلاقی علو حاصل تھا (ص ۵۴)۔ پھر اہلِ پرتگال کے مظالم (ص ۵۶-۵۷)۔ پھر مسلمانوں کو دبانے کے لیے انگریزی تدابیر، پھر مسلمانوں کی مجاہدانہ سرگرمیاں، واضح رہے کہ ۱۷۵۷ء سے ۱۸۵۷ء کا یہ دور تاریخ اور کورسوں سے گم کر دیا گیا۔ پھر مسلمانوں اور ہندوؤں کی تعلیم کا فرق، پھر جدید تعلیم کا دیا ہوا مغرب پرستانہ اندازِ فکر و نظر۔

اس کے ساتھ ساتھ انگریز، ہندو اور مسلمانوں کی سیاسی کشاکش کی پوری داستان بیان ہوئی ہے، جو بالآخر پاکستان کی تشکیل پر منتج ہوئی۔

کتاب ضروری حوالوں سے آراستہ ہے اور آخر میں مآخذ کی فہرست درج ہے۔

اندھیرے سے اُجالے تک ماہر القادری مرحوم۔ مرتب: طالب الہاشمی۔
ناشر: حسنات اکیڈمی۔ ۱۹-سی، منصورہ، ملتان روڈ لاہور ۱۸

ادیبِ طرح دار اور شاعرِ نغز گو ماہر القادری کے ۲۴ افسانوں کا یہ مجموعہ ہے جو فاران میں اپریل ۱۹۴۹ء سے جون ۱۹۵۱ء تک شائع ہوئے۔

ابتدائی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جدید دور کا افسانہ جو پلاٹ وغیرہ کی کینچلی اُتار کر ہوا میں اُڑتا دکھائی دیتا ہے۔ وہ اپنی ہزار نزاکتوں اور سلوگنوں کے باوجود پلاٹ والے ان افسانوں کی قدر و قیمت ختم نہیں کر سکا ہے، جن میں واقعات کی حرکت داستان کی مانند ہوتی ہوتی ہے۔ اور پلاٹ کے اجزا اور کردار انسانی معاشرہ کے اندر سے لیے گئے ہوتے ہیں — ماہر القادری کے ان افسانوں کو پڑھ کر مجھے غیر معمولی ذہنی تسکین ملی۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ پلاٹ سے خالی معمّاتی اور الجبرائی قسم کے جدید افسانوں میں ایک اہم چیز جب نہیں پا سکتے تو وہ ڈائجسٹوں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ "تین عورتیں، تین کہانیاں" کو شوق سے پڑھتے ہیں۔ اور ان کی نگاہوں میں سفرنامہ کی صنف اس لیے وقیع ہو جاتی ہے کہ وہ ایک طرح کے پلاٹ والا